مقتلِ ابی مخنف وقیام مختار

محمد علی بک ایجنسی

جامع مسجد وامامبارگاہ امام الصادقؑ G-9/2

اسلام آباد فون نمبر 0333-5121442

مقتلِ ابی مخنف

وقیام مختار

ترجمہ

سیّد تبشّر الرضا کاظمی

محمد علی بک ایجنسی
جامع مسجد وامامبارگاہ امام الصادق G-9/2
اسلام آباد۔فون 0333-5121442

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	:	مقتل ابی مخنف وقیام مختار
مترجم	:	سید تبشر الرضا کاظمی
کمپوزنگ	:	الفا کمپوزنگ پوائنٹ گوالمنڈی' راولپنڈی
طباعت	:	اسد پرنٹنگ پریس راولپنڈی
بار چہارم	:	مارچ 2004ء
تعداد	:	ایک ہزار
قیمت	:	100 روپے

ملنے کا پتہ

محمد علی بک ایجنسی

جامع مسجد و امامبارگاہ امام الصادق G-9/2

اسلام آباد۔ فون 0333-5121442

زرہ کو ہاتھ میں لیے ہوئے ہے۔ اگر تو بنی اسد کے لوگوں میں سے ہوتا تو ان کی قدر و منزلت جانتا۔ اور ایسے میں پیغمبرؐ کو قیامت میں اپنا شفیع بناتا"۔

امام حسین علیہ السلام کی مدینہ واپسی۔ مدینہ کے کوفہ جیسے حالات

جب جناب مسلمؑ اور ہانی کو شہید کر چکے اور امام حسین علیہ السلام کو ان کی کوئی خبر نہ ملی تو امام حسین علیہ السلام کو سخت پریشانی ہوئی۔ امام حسینؑ نے اپنے اہل خاندان کو جمع کیا اور ان کو اپنی پریشانی سے آگاہ کیا اور مدینہ واپسی کا حکم دیا۔ لہٰذا سب لوگ مدینہ واپس آ گئے۔

امام حسین علیہ السلام کا خواب

حضرت امام حسین علیہ السلام پیغمبر خداؐ کی قبر پر آ کر بغلگیر ہو گئے اور بہت روئے۔ اس دوران آپ کی آنکھ لگ گئی۔ خواب میں اپنے جد کو دیکھا جو فرماتے تھے۔ "بیٹا جلدی کرو! جلدی سے میرے پاس پہنچ جاؤ۔ میں تمہارا بہت مشتاق ہوں"۔

حضرت امام حسین علیہ السلام پریشانی کے عالم میں اپنے جد سے ملاقات کا شوق لیے ہوئے بیدار ہوئے۔

امام حسین علیہ السلام کی اپنے بھائی محمد بن حنفیہ سے گفتگو

امام حسین علیہ السلام محمد بن حنفیہ کے پاس آئے اور انہیں اپنے ارادے سے آگاہ کیا اور کہا۔ "میرا عراق جانے کا ارادہ ہے اور میں اپنے چچازاد بھائی مسلمؑ کے لیے بہت پریشان ہوں"۔

محمد حنفیہ نے کہا۔ "میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ آپ ان لوگوں کے پاس نہ جائیں جنہوں نے آپ کے بابا کو قتل کر دیا اور آپ کے بھائی سے چالبازی کی۔ اپنے جد کی قبر کے پاس رہیں۔ اگر ایسا نہیں کرتے تو خداوند تعالیٰ کے حرم (مکہ) چلے جائیں۔ وہاں آپ کے بہت ہمدرد دوست ہیں"۔ آپ نے فرمایا۔ "عراق جانے کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں ہے۔"

محمد حنفیہ نے کہا۔ "یہ میرے لیے بہت صدمہ کی بات ہے"۔اس کے بعد رو کر کہنے لگے۔ "مجھ میں اب نیزہ وتلوار پکڑنے کی طاقت نہیں رہی۔ میں آپ کے بعد راحت سے نہیں رہوں گا"۔ یہ کہہ کر امام حسین علیہ السلام کو اس طرح الوداعی کلمات کہے۔ "اے شہید مظلوم! تجھے خدا کے سپرد کرتا ہوں"۔

امام حسین علیہ السلام ہشام اور عبداللہ بن عباس کی گفتگو

ہشام وعبداللہ بن عباس حضرت امام حسین علیہ السلام کے پاس حاضر ہوئے۔ابن عباس کہنے لگے۔ "اے میرے برادر عم! مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ کا عراق جانے کا ارادہ ہے؟"۔آپ نے فرمایا۔ "ہاں ایسا ہی ارادہ ہے"۔ابن عباس نے کہا۔ "اے برادر عم! آپ ایسے لوگوں کے پاس جارہے ہیں جنہوں نے آپ کے والد کو شہید کیا اور بھائی سے دغابازی کی۔میں محسوس کرتا ہوں کہ آپ کے ساتھ دغابازی کریں گے۔میں آپ کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ یہاں سے نہ جائیں"۔لیکن امام حسین علیہ السلام ان کی اس بات پر رضامند نہ ہوئے۔

عبداللہ بن زبیر کی امام حسین علیہ السلام سے گفتگو

عبداللہ بن زبیر امام حسین علیہ السلام کے پاس آیا اور ان سے کچھ دیر تک یوں گفتگو کرتا رہا۔ "میری سمجھ میں یہ نہیں آتا کہ ہم نے اس خلافت کے منصب پر غیروں کو قبضہ کرنے کی اجازت کیوں دی ہے؟"۔امام حسین علیہ السلام نے فرمایا۔ "اہل کوفہ کے بزرگوں اور شیعوں نے مجھے خط لکھا کر وہاں آنے کی درخواست کی ہے"۔یہ سن کر عبداللہ بن زبیر وہاں سے چلا گیا۔

عبداللہ بن عباس کی دوسری بار گفتگو

اگلے روز عبداللہ بن عباس دوبارہ آئے اور عرض کی۔ "آپ سے برائے خدا یہ درخواست ہے کہ اگر حتماً سفر کا ارادہ کر ہی لیا ہے تو حجاز یا یمن کی طرف چلے جائیں کہ وہاں پر قلعے اور محفوظ درے موجود ہیں"۔لیکن امام حسین علیہ السلام نے